6333- عیسی علیہ السلام کی پیدائش کیسے ہوئی

سوال

کیا یہ ممکن ہے کہ آپ مجھے یہ بتا سکیں کہ حمل کے لحاظ سے نبی عیسی علیہ السلام کی پیدائش کیسے ہوئی ؟

پسندیدہ جواب

1-اللہ تعالی نے جبریل امین علیہ السلام کو یہ حکم دیا کہ وہ مریم علیہا السلام کے گریبان میں پھونک ماریں اور گریبان قمیص کی گردن اور سر داخل کرنے کی جگہ ہے تو اللہ تعالی کے حکم سے پھونک رحم میں جانے کے بعد روح بن گئی ، اور اللہ تعالی نے عیسی علیہ السلام کی پیدائش کی ابتدا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :

.{اور وہ پاک دامن بی بی جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی ہم نے اس کے اندر اپنی روح پھونک دی} پھر اللہ تعالی نے بیان فرمایا کہ وہ پھونک اس کے رحم میں پہنچ گئی ۔

اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے :

.{اور مریم بنت عمران (کی مثال بیان فرمائی) جس نے اپنی عزت وناموس کی حفاظت کی پھر ہم نے اپنی طرف سے اس میں روح پھونک دی}.

اور اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اس نے جواب دیا میں تو اللہ تعالی کا بھیجا ہوا قاصد ہوں تجھے ایک پاکیزہ لڑکا ہبہ کرنے آیا ہوں}. ۔

یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ پھونک مارنے والے جبریل امین علیہ السلام تھے ، اور انہوں نے یہ کام اللہ تعالی کے حکم کے بغیر نہیں کیا ۔

2–مدت حمل کے متعلق بعض مفسرین کے مختلف اقوال ہیں :

-یہ کہ یہ حمل چند لحظات کا تھا ، تو یہ قول غیر واضح ہے اور اس پر کوئی نص دلالت نہیں کرتی اور اگر ایسے ہی ہوتا تو آیت میں یہی چیز ہوتی ، تو یہ ممکن تھا کہ وہ اسے تسلیم کر لیتے کہ یہ عادی حمل نہیں جو کہ عورتوں کو ہوتا ہے ، اور پھر وہ اس پر زنا کی تہمت نہ لگاتے جیسا کہ انہوں نے یہ کہا کہ .{وہ کہنے لگے کہ اے مریم ! تو بہت ہی بری چیز لائی ہے}. ۔

ذیل میں اہل تفسیر میں سے دو عظیم اماموں کی کلام ذکر کرتے ہیں ، ان میں سے ایک تو گذر چکے ہیں اور وہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی ہیں ، اور دوسرے معاصرین میں سے ہیں جو کہ شنقیطی رحمہ اللہ تعالی ہیں انہوں نے اس معاملہ میں فرمایا ہے :

3–ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں :

عیسی علیہ السلام کے حمل کی مدت کے متعلق مفسرین کے اقوال مختلف ہیں ، جمہور سے یہ مشہور ہے کہ یہ حمل نو مہینہ کا تھا ، اور ابن جریج فرماتے ہیں کہ مجھے مغیرہ بن عتبہ بن عبداللہ الثقفی نے بتایا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا اور مریم علیہا السلام کے حمل کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا انہیں حمل ہوا اور اسی وقت پیدائش ہوگئی !!

یہ قول غریب ہے لگتا ہے کہ یہ اللہ تعالی کے اس فرمان کے ظاہر سے لیا گیا ہے فرمان باری تعالی ہے :

.{تووہ حاملہ ہوگئ اوراسی وجہ سے وہ ان سے علیحدہ ہوکرایک دورجگہ پرچلی گئیں، پھر دردزہ اسے ایک کھجور کے تنے کے پاس لے آیا}.

تویہاں پرحرف فاء اگرچہ تعقیب کے لئے ہے لیکن ہرچیز کی تعقیب اس کے حسب حال ہوتی ہے جیساکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{یقیناہم نے انسان کومٹی کے جوھر سے پیداکیا، پھراسے نطفہ بنا کر محفوظ جگہ میں قرار دے دیا، پھر ہم نے نطفہ کوجما ہوا خون بنایا، پھراس خون کے لوتھڑے کوگوشت کا ٹکڑا کردیا، پھر گوشت کے ٹکڑے کوہڈیاں بنادیں}. تواس آیت میں فاء اس کے حسب حال ہے ۔

اورحدیث میں یہ بات ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (کہ ہردوصفتوں کے درمیان چالیس دن ہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (3208) صحیح مسلم حدیث نمبر (2643)

اوراللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے :

.{کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ بیشک اللہ تعالی آسمان سے پانی نازل فرماتا ہے توزمین سرسبزوشاداب ہوجاتی ہے}.۔

تومشہوراورظاہر یہ ہے کہ ــ اوراللہ تعالی ہرچیز پرقادر ہے ــ کہ مریم علیہا السلام کا حمل بھی ایسا ہی تھا جس طرح کہ عام عورتیں اپنی اولاد سے حاملہ ہوتی ہیں ۔

جب مریم علیہا السلام نے اپنی قوم سے شک وتہمت محسوس کی تو ان سے ایک دورجگہ پر علیحدہ ہوگئيں تاکہ وہ اسے نہ دیکھیں اورمریم علیہا السلام انہیں نہ دیکھ سکیں، اورلوگوں سے چھپ گئيں اوران کے اوراپنے درمیان پردہ کرلیا کہ وہ انہیں اوراسے کوئی نہ دیکھ سکے ۔

تفسیر ابن کثیر (122/3)

4-اورشیخ شنقیطی رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

اورمریم علیہا السلام کا وہ حمل جس میں عیسی علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اس کی مدت میں علماء کے اقوال کوہم اس لۓ ذکر ہی نہیں کرتے کہ ان کی کوئی دلیل نہیں اوران اقوال میں سب سے زیادہ ظاہر وہ ہے کہ یہ حمل ایسا ہی حمل تھا جوکہ عادتا عورتوں کوہوتا ہے اگرچہ یہ حمل کی ابتداء اوراسکا ہونا خارق عادت تھا ، ،واللہ تعالی اعلم ۔ اضواء البیان (264/4)

5-اوربعض جاہلوں نے اللہ تعالی کے اس فرمان سے استدلال کیا ہے :

.{اورمیں نے اس میں اپنی روح پھونکی}.اس سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام اللہ تعالی کی روح کا ایک حصہ ہیں !!

تواس قول اوراستدلال کی ضلالت وگمراہی کوابن قیم رحمہ اللہ تعالی نے بیان کرتے ہوۓ فرمایا ہے :

اوررہی یہ بات کہ ان کا یہ اس اضافت سے استدلال کرنا کہ اللہ تعالی نے اس کی اضافت اپنی طرف فرمائی ہے : .{اورمیں نے اس میں اپنی روح پھونکی}. تویہ ضروری ہے کہ اس کا علم ہونا چاہۓ کہ اللہ تعالی کی طرف اضافت کی دوقسمیں ہیں :

اول : ایسی صفات جوکہ بنفسہ قائم نہیں، مثلا، علم اورقدرت، اورکلام، اورسمع وبصر، توان صفات کی اضافت موصوف کی طرف ہے تواللہ تعالی کا علم اوراس کی کلام اورارادہ اورقدرت اورحیات اوراللہ تعالی کی صفات غیر مخلوق ہیں اورایسے ہی اللہ تعالی کا چہرہ اورھاتھ ۔

دوم : ایسی اضافت جوکہ عین اوراس سے منفصل اور علیحدہ ہو مثلا بیت ، ناقہ ، عبداوررسول ، اورروح ، تو یہ مخلوق کی اضافت اس کے خالق کی طرف اور مصنوع چیز کی اضافت اس کے صانع کی طرف ہے ، لیکن یہ اضافت تخصیص اور تشریف کی حیثیت رکھتی ہے جس سے مضاف کی دوسری اشیاء سے تمیز ہوتی ہے مثلا بیت اللہ ، حالانکہ سب گھر اللہ تعالی کی ہی ملکیت ہیں ، اوراسی طرح ناقۃ اللہ ، حالانکہ سب اونٹنیاں اللہ تعالی کی ملکیت اور مخلوق ہیں ، لیکن یہ اضافت اس کی حیئت کی طرف ہے جوکہ محبت اور تکریم وشرف کی متقاضی ہے بخلاف اضافت عامہ کے جواس کی ربوبیت کی طرف ہو جس کا تقاضا خلق اور ایجاد ہے ۔

تواضافت عامہ ایجاداوراضافت خاصہ اختیار کا تقاضی کرتی ہے اوراللہ تعالی جوچاہتا پیدا کرتا اورجسے چاہتا اختیار کرتا ہے ، جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

.{اورآپ کا رب جوچاہتا ہے پیدا کرتا اورجسے جاہتا ہے اختیار کرتا ہے}. توروح کی اضافت اللہ تعالی کی طرف اضافت خاصہ میں سے ہے نہ کہ اضافت عامہ میں سے ، اورنہ ہی اضافت صفات میں سے ہے ، توآپ اس موضوع پر غور کریں توآپ کو بہت ساری انگمراہیوں سے خلاصی ہوگی جس میں لوگ پڑے ہوئے ہیں ۔ اھ الروح (ص 154-155)

تواس کا خلاصہ یہ ہے کہ عیسی علیہ السلام کی یہ صفت کہ وہ روح اللہ ہیں یہ باب تکریم اور تشریف سے ہے اوریہ اضافت (یعنی روح کی لفظ جلالہ کی طرف اضافت) صفت کی موصوف کی طرف اضافت نہیں جیسا کہ عبداللہ اوروجہ اللہ ، ہے بلکہ یہ مخلوق کی اضافت اس کے خالق کی طرف ہے جیسے کعبہ کی اضافت ہے اوریہ کہا جاتا ہے کہ بیت اللہ ، اوراسی طرح ناقۃ اللہ ، جوکہ اللہ تعالی وہ معجزہ ہے جسے اللہ تعالی نے اپنے نبی صالح علیہ السلام کو دیا تھا ۔

واللہ تعالی اعلم.